ماڈل درسی کتاب

اُردُو

برائے جماعت نہم

(ٹیسٹ ایڈیشن)

مؤلفہ

اقصیٰ زاہد اکبر

پیش لفظ

ہمارے تعلیمی اداروں میں اُردو کی افادیت و اہمیت کو وہ مقام نہیں دیا جارہا جس کی یہ مستحق ہے۔ اُردو پڑھانے کے لیے روایتی طریقوں کے استعمال کا یہ نقصان سامنے آیا ہے کہ ابھی بھی اُردو کو بہ طور قومی زبان نہیں، بل کہ محض ایک مضمون کا درجہ دیتے ہیں۔ یہ بات شدت سے محسوس کی جارہی تھی کہ اُردو کے طرزِ تدریس کو جدید خطوط پر استوار کیا جائے اور اس میں ایسی جدّت لائی جائے جو اساتذہ اور طلبہ دونوں کے لیے مفید ہو۔ کیئنٹ پبلشر کو آغاز ہی سے One Curriculum, One Nation کے تحت نصاب کے مطابق کتب کی اشاعت کا اعزاز حاصل ہے۔

اُردو ثانوی و اعلیٰ ثانوی کتب کے مکمل سلسلے میں سے نویں جماعت کی کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے جو قومی نصاب پاکستان کے عین مطابق مرتب کی گئی ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں اس امر کو ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے کہ اہم دینی، قومی، معاشرتی، اخلاقی اور سائنسی موضوعات کے ساتھ ساتھ اُردو زبان و ادب کی اہم اصناف افسانہ، ناول، ڈراما، خاکہ نگاری، طنز و مزاح، سفر نامہ، نظمیں اور غزلیات کو مساوی طور پر شامل کیا جائے تاکہ اعلیٰ ثانوی جماعتوں تک ان میں ربط اور گہرائی قائم رہے۔ کتاب کی مؤثر تدریس کے لیے ہر سبق میں "ٹھہریئے اور بتایئے" کی ذیل میں مختصر سوالات شامل کیے گئے ہیں اور نئی اور متعلقہ معلومات کے لیے "ٹھہریئے اور جانیے" درج کیا گیا ہے۔ تمام اسباق میں حاصلاتِ تعلم کی مساوی تقسیم کے ساتھ ان پر سوالات اور سرگرمیاں مرتب کی گئی ہیں۔

کتاب کو بین الاقوامی معیار کی کتب کے مطابق روایتی انداز سے ہٹ کر جدّت کے ساتھ خوبصورت اور دلکش نداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ہر سبق کے متن میں شامل نامانوس الفاظ و تراکیب، محاورات اور ضرب الامثال کو متعلقہ صفحہ پر مناسب جگہ دی گئی ہے تاکہ طلبہ کے سیکھنے کے عمل میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ آئے۔

کتاب کی ایک اور خصوصیت زبان شناسی کا ہر سبق سے منسلک ہونا اور روز مرّہ زندگی پر اس کا اطلاق ہے۔ اُردو لازمی کا مضمون چوں کہ زبان و ادب پر مشتمل ہوتا ہے لہٰذا اُردو ادب سے صحیح معنوں میں روشناس کروانے کے لیے ابتدا میں زبان سکھانا بہتر ہے۔

طلبہ کی مؤثر تدریس کے لیے "پڑھنے" اور "بات چیت" کی صلاحیتوں میں نکھار لانے کی خاطر اسباق میں خواندگی اور بات چیت کی سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں جنھیں ہدایات کے مطابق کروانے سے خاطر خواہ نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

طلبہ کی پڑھائی، بات چیت، تخلیقی لکھائی اور زبان شناسی کی صلاحیتوں میں نکھار کے لیے متعلقہ صفحات پر کیو آر کوڈز میں ویڈیوز کے ساتھ Interactive ورک شیٹس اور اضافی سوالات (جو بلوم ٹیکسانومی کے مطابق ہیں) بھی شامل کیے گئے ہیں۔

طریقۂ تدریس

سبق نمبر

اس کیو آر کوڈ میں متعلقہ باب کے تمام حاصلاتِ تعلم جس طرح پڑھائے جائیں گے اُسی ترتیب سے شامل کیے گئے ہیں۔

اس کوڈ میں متعلقہ صفحے پر شامل زبان شناسی کی تمام ویڈیوز، لیکچرز، Interactive ورک شیٹس اور اضافی مشقی سوالات موجود ہیں۔

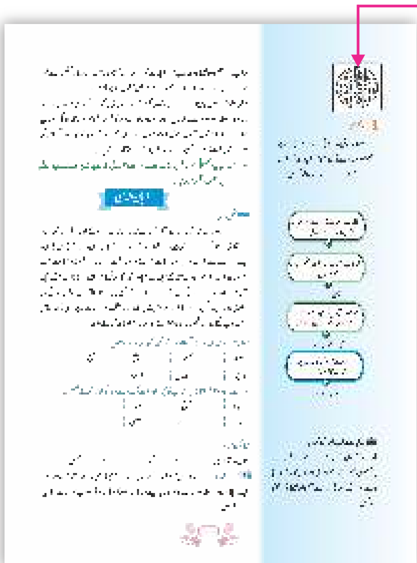

خاص الفاظ کا تلفظ اور معانی متعلقہ صفحہ پر شامل کرنے کا مقصد طلبہ کو درست تلفظ، ادائی اور معنی سے واقفیت دِلانا ہے۔

عنوانِ سبق

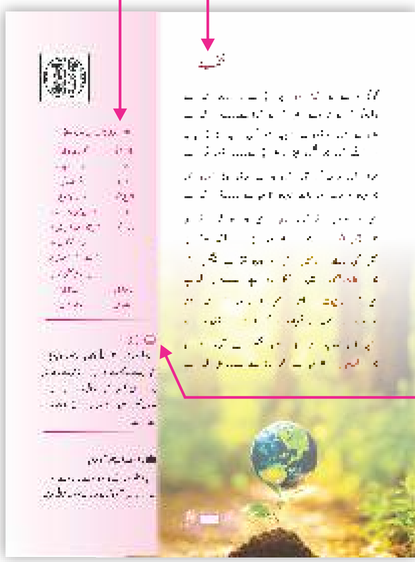

پڑھنے کی صلاحیت میں نکھار کے لیے متون کے فوراً بعد پڑھائی کی سرگرمیاں کروائی جائیں۔

مشقی سوالات کے ذریعے طلبہ کی فہم کا جائزہ لیں۔

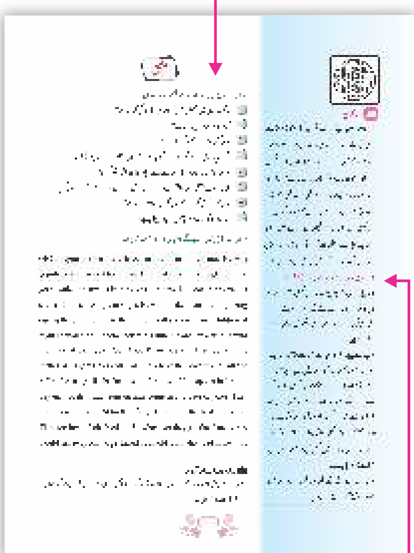

روز مرّہ زندگی میں ضرورت کے مختلف فارم پڑھنے، سمجھنے اور پُر کرنے کے لیے فارم بھی کتاب میں شامل کیے گئے ہیں۔

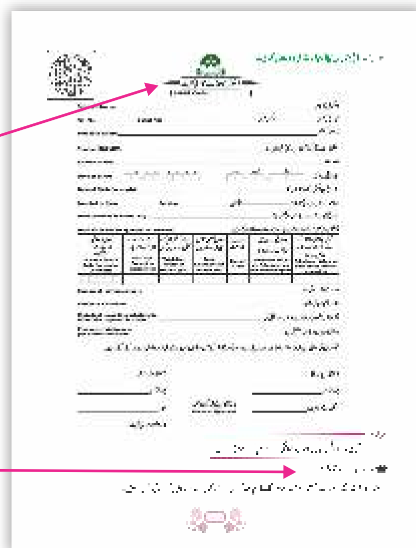

سبق سے متعلق اساتذہ کرام کی سہولت کے لیے چند اہم نکات یہاں بیان کیے گئے ہیں، جو تدریس میں معاونت کا باعث ہوں گے۔

کتاب میں شامل ہر نئے حاصلِ تعلم کو پہلے سکھایا جائے پھر مشق کے بعد جائزہ لیں۔

SLO based Model Video lecture

نمایاں خصوصیات

جامع تعلیم

طلبہ کے لیے ویڈیوز، بات چیت اور پڑھنے کی سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں۔

سبقی اشارات

سبقی اشارات میں دیدہ زیب PPT's، اضافی سوالات اور واضح ہدایات شامل کی گئی ہیں۔

متنوع اصنافِ ادب کی موزوں تشریح کے لیے اضافی مواد

SLO:U-09-D-07

مضمون نویسی کے مختلف انداز بیاں (بیانیہ، مدلل، بحثی اور تفصیلی) کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مختلف موضوعات کو قلم بند کر سکیں۔

Power Point Presentation

Question Bank

Work sheet

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فہرست

شمار	عنوانات	اصناف	مصنفین وشعرا	زبان شناسی	پڑھنا	بات چیت	لکھنا	صفحہ نمبر
۱	حمد	نظم	مظفر وارثی	متضاد الفاظ، نظم بہ لحاظ موضوع (حمد، دعا / مناجات) تراکیبِ لفظی، نظم کے اجزا (مصرع، شعر)	نظموں کا موازنہ، سوالات وجوابات	اصنافِ نظم سے لطف اندوز ہونا نئے الفاظ سن کر معنی سمجھنا کلام کو دُہرانا	خلاصہ اشعار کی تشریح	۱
۲	نعت	نظم	ظفر علی خان	نظم بہ لحاظ موضوع (نعت، قصیدہ، منقبت، مرثیہ) تلمیح نظم کے اجزا (قافیہ، ردیف)	سوالات وجوابات شعرا کے طرزِ تحریر سے آگاہی اشعار کی حوالوں کے ساتھ تشریح	عمدہ سماعت، کلام کے اہم نکات بتانا	اشعار کی تشریح، خلاصہ تقریر نویسی	۷
۳	اُسوۂ حسنہ	سیرت نگاری	سیّد سلیمان ندوی	اسم، فعل اور حرف کی نشان دہی، لغت اور تھیسارس کا استعمال، اعراب کا استعمال	متن کو دُہرانا، عبارت کی خواندگی، نثر پاروں کا موازنہ	عمدہ سماعت، گفت گو میں زیر وبم کا لحاظ، زبانی تقریر	مضمون نویسی، خلاصہ	۱۳
۴	کتبہ	افسانہ	غلام عباس	واحد جمع، حروفِ فجائیہ	افسانوی وغیر افسانوی ادب پڑھنا، نثری اصنافِ ادب سے واقفیّت، دورانِ پڑھائی علاماتِ اوقاف کا استعمال	تحریر وتقریر پر استحسانی و تنقیدی گفت گو ذرائع ابلاغ سے خبروں، ڈراموں میں پیش کردہ نکات بیان کرنا	خلاصہ خاکہ نویسی	۱۹
۵	بھیڑیا	افسانہ	فاروق سرور	تراکیبِ لفظی علاماتِ اوقاف	دفتری وعدالتی مواد کے متن سے آگاہی، نثری اصنافِ ادب سے واقفیّت متفرق طریقوں سے عبارت میں تبدیلی	تقاریر سن کر سمجھنا، گفت گو میں الفاظ وتراکیب کا استعمال	انگریزی عبارات کا اردو ترجمہ، دستاویزی فارم پُر کرنا، تحریر کی ادارت	۳۴
۶	آرام و سکون	ڈراما	سیّد امتیاز علی تاج	سابقہ، لاحقہ ذو معنی الفاظ / جملے	اداریے پڑھنا، عبارات کی خواندگی	گفت گو میں زیر وبم کا لحاظ، مباحثوں، مذاکروں میں حصہ لینا	محاورات وضرب الامثال کے ساتھ ڈراما، کہانی میں بدلنا، تلخیص نویسی، انگریزی عبارات کا اردو ترجمہ	۴۶

شمار	عنوانات	اصناف	مصنفین و شعرا	زبان شناسی	پڑھنا	بات چیت	لکھنا	صفحہ نمبر
۷	علیم اور باپ کی گفت گو	ناول	ڈپٹی نذیر احمد	حرفِ ربط، حرفِ جار، حرفِ اضافت اِعراب کا استعمال، جملہ اسمیہ کے اجزا	عبارت کی خواندگی، سوالات و جوابات، عبارات کا تجزیہ	منثور کلام کے اہم نکات	مضمون نویسی، دستاویزی فارم پُر کرنا	۵۸
۸	نام دیو مالی	خاکہ نگاری	مولوی عبدالحق	متضاد الفاظ کی جوڑیاں، اسم، فعل اور حرف، مرکب تام	سوالات وجوابات، افسانوی و غیر افسانوی متن میں شامل نئے الفاظ سے واقفیّت، مختلف عبارات کا موازنہ، اُردو میں رائج دوسری زبانوں کے الفاظ کا استعمال	مرکزی خیال کلام کی دُہرائی	خلاصہ انگریزی عبارات کا اُردو ترجمہ، غیر رسمی خطوط (ای میل)	۶۹
۹	ابتدائی حساب	طنز و مزاح	ابنِ انشا	مرکب تام، علاماتِ اوقاف، جملوں کی درستی	افسانوی و غیر افسانوی متن میں شامل نئے الفاظ سے واقفیّت، نثری اصنافِ ادب سے واقفیّت معلوماتی کتب کا استعمال	تحریر و تقریر پر استحسانی و تنقیدی گفت گو، زبانی تقریر	نادیدہ اقتباس کی تفہیم، خاکہ نویسی، مرکزی خیال، تقریر نویسی	۷۸
۱۰	جرنیلی سڑک	سفر نامہ	رضا علی عابدی	حروف کا تحریر میں استعمال، ضرب الامثال اور محاورات میں فرق، جمع الجمع	سوالات وجوابات افسانوی و غیر افسانوی متن میں شامل نئے الفاظ سے واقفیّت، معلوماتی کتب کا استعمال	مرکزی خیال عمدہ سماعت	روز مرہ، محاورہ اور ضرب الامثال کا استعمال، مضمون نویسی تبصرہ و تنقید تحریر کی ادارت	۸۵
۱۱	اپنی مدد آپ	مضمون	سر سیّد احمد خان	مترادف الفاظ کا استعمال جملوں کی درستی	متن پر اظہارِ رائے، تراجم کی صورت میں عالمی ادب سے واقفیّت، مختلف تحریروں کی مدد سے مختلف ادوار سے واقفیّت	ذرائع ابلاغ سے خبروں، ڈراموں میں پیش کردہ نکات بیان کرنا مباحثوں، مذاکروں میں حصہ لینا	رسمی و غیر رسمی خطوط (ای میل) آپ بیتی، سفر نامہ تقریر نویسی	۹۶
۱۲	جاوید کے نام	نظم	علامہ اقبالؒ	اِعراب کا استعمال محاسنِ کلام (کنایہ، مجاز مرسل) لغت اور تھیسارس کا استعمال	سوالات وجوابات، مختلف تحریروں کی مدد سے مختلف ادوار سے واقفیّت، اُردو میں رائج دوسری زبانوں کے الفاظ کا استعمال	ذرائع ابلاغ سے خبروں، ڈراموں میں پیش کردہ نکات بیان کرنا، گفت گو میں زیر و بم کا لحاظ، مباحثوں، مذاکروں میں حصہ لینا	اشعار کی تشریح خلاصہ، تقریر نویسی	۱۰۳
۱۳	محنت کی برکات	نظم	الطاف حسین حالؔی	نظم بہ لحاظ ہئیت (مخمس، مسدّس) بند کی شناخت، لغت اور تھیسارس کا استعمال	سوالات وجوابات نظموں کا موازنہ	عمدہ سماعت کلام کو دُہرانا	مرکزی خیال	۱۰۹

شمار	عنوانات	اصناف	مصنفین وشعرا	زبان شناسی	پڑھنا	بات چیت	لکھنا	صفحہ نمبر
۱۴	کرکٹ اور مشاعرہ	نظم	دلاور فگارؔ	تذکیر و تانیث تراکیبِ لفظی تشابہ الفاظ	اصنافِ ادب سے شعرا کے طرزِ تحریر کی شناخت،	کلام کے اہم نکات دُہرانا، عمدہ سماعت	اشعار کی تشریح روزمرہ، محاورہ اور ضرب الامثال کا استعمال	۱۱۴
				تلمیح	اُردو میں رائج دوسری زبانوں کے الفاظ کا استعمال		آپ بیتی، سفر نامہ	
۱۵	پیامِ لطیف	نظم	شیخ ایاز (مترجم)	مصرع، شعر، بند اعراب کا استعمال لغت اور تھیسارس کا استعمال	مطلع اور مقطع کا فرق سوالات و جوابات تشریح اور تنقید و تبصرہ تراجم کی صورت میں علاقائی ادب سے واقفیّت	عمدہ سماعت مرکزی خیال اور اہم نکات بیان کرنا	مرکزی خیال خلاصہ	۱۱۹
۱۶	غزل	غزل	میر تقی میرؔ	نظم بہ لحاظ ہیئت غزل مطلع اور مقطع متضاد الفاظ لغت اور تھیسارس	مطلع اور مقطع کی شناخت لائبریری کی درجہ بندی	منظوم کلام کا تجزیہ کلام سُن کر دُہرانا	اشعار کی تشریح نادیدہ اقتباس کی تفہیم/ تبصرہ	۱۲۳
۱۷	غزل	غزل	خواجہ حیدر علی آتشؔ	تراکیبِ لفظی استعارہ اور ارکانِ استعارہ قافیہ، ردیف، مطلع، مقطع	مطلع، مقطع کی شناخت لائبریری کی درجہ بندی	کلام سُن کر دُہرانا اصنافِ نظم سے لطف اندوز ہونا	اشعار کی تشریح شخصیّت نگاری	۱۲۹
۱۸	غزل	غزل	ناصر کاظمی	متضاد الفاظ صنعتِ تضاد اور صنعتِ تکرار	مطلع، مقطع کی شناخت متن پر اظہارِ رائے	عمدہ سماعت اہم نکات	اشعار کی تشریح تحریر کی ادارت خاکہ نویسی	۱۳۵
۱۹	غزل	غزل	پروین فنا سیّد	مترادف الفاظ مطلع مقطع تشبیہ ارکانِ تشبیہ، استعارہ	سوالات و جوابات اشعار کی تشریح	منظوم کلام کے اہم نکات کا تجزیہ کلام کو دُہرانا	اشعار کی تشریح نادیدہ اقتباس کی تفہیم	۱۴۰

۱ نظم

حَمد

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:۔

زبانِ شناسی

- متضاد الفاظ کی جوڑیوں کی شناخت اور تحریر میں استعمال کر سکیں۔
- نظم بہ لحاظ موضوع (حمد، دعا / مناجات) میں امتیاز کر سکیں۔
- تراکیبِ لفظی کی شناخت کرتے ہوئے تحریر میں برجستہ استعمال کر سکیں۔
- نظم کے اجزا مصرع اور شعر کی شناخت کر سکیں۔

پڑھنا

- دو نظموں کا موازنہ کر سکیں اور مصنف / شاعر کا اندازِ بیان سمجھ کر اس پر تبصرہ کر سکیں۔
- نظم کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ سوالات کے جوابات دے سکیں۔

بات چیت

- عمدہ سامع کے طور پر الفاظ، جملوں، مصرعوں، شعروں، نظموں، گیتوں وغیرہ کے تلفظ، آہنگ، لحن، لَے اور ادائی سے شعوری طور پر لطف اٹھا سکیں۔
- مختلف سمعی ذرائع سے نظم سن کر الفاظ کے اصطلاحی، مجازی اور کنایاتی معانی تک رسائی حاصل کر سکیں۔
- کسی کلام کو سن کر دُہرا سکیں۔

لکھنا

- کسی بھی نظم کو پڑھ کر اس کے اہم نکات کا خلاصہ لکھ سکیں۔
- نظم کے اشعار کی حوالوں (شاعری کے پس منظر، اندازِ بیاں، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کر سکیں۔

حمد

حمدؔ نظم کی ایسی صنف ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف منظوم انداز میں بیان کی جاتی ہے۔ حمد لکھنے کے لیے کوئی مخصوص ہیئت نہیں۔

مظفر وارثیؔ

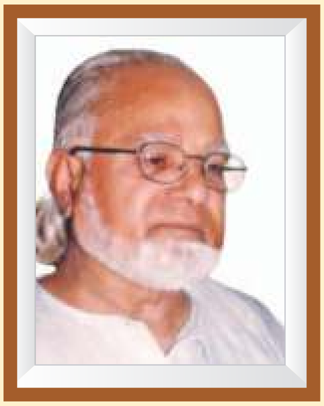

پیدائشی نام	محمد مظفر الدین احمد صدیقی
المعروف	مظفر وارثیؔ
پیدائش	۲۳ دسمبر ۱۹۳۳ء (میرٹھ)
وفات	۲۸ جنوری ۲۰۱۱ء (لاہور)
پیشہ	شاعر، ادبی نقاد، غنائی شاعر، نغمہ نگار
اعزازات	تمغائے حسنِ کارکردگی
تصنیف و تالیفات	برف کی ناؤ، بابِ حرم، نورِ ازل، حصار، لہو کی ہریالی، ستاروں کی آبجو، کعبۂ عشق، دل سے درِ نبی تک، الحمد، لاشریک

مظفر وارثیؔ اُردو کے عہد ساز شاعروں میں سے ایک تھے۔ وہ ایک صاحبِ طرز شاعر تھے جنھوں نے اپنے منفرد انداز میں اُردو شاعری کو ایک نئی بلندی دی۔ ان کی نعتوں کو خاص طور پر بہت پسند کیا جاتا ہے۔ انھوں نے اپنی ابتدائی تعلیم میرٹھ میں حاصل کی۔ بعد میں وہ کراچی منتقل ہو گئے اور وہاں سے اپنی تعلیم جاری رکھی۔ وارثیؔ نے اپنی شاعری کا آغاز ۱۹۵۰ء کی دہائی میں کیا۔ انھوں نے غزل، نظم، نعت اور دیگر اصناف میں شاعری لکھی۔ مظفر وارثیؔ کی شاعری میں عشق، محبت اور انسانیت کے موضوعات کو بہت خوب صورتی سے پیش کیا گیا ہے۔ مظفر وارثیؔ نے نعتیہ شاعری کو کیف و مستی کی نئی طرز عطا کی۔ آپ نے جب نعت گوئی شروع کی تو گانے لکھنے چھوڑ دیے۔

وارثیؔ کی شاعری کو اُردو ادب میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ وہ ایک ایسے شاعر تھے جنھوں نے اُردو شاعری کو ایک نئی جہت دی۔ فنی اعتبار سے یکتا حضرت مظفر وارثیؔ کا ایک ایک شعر، ایک ایک غزل موتیوں سے جڑی ہوئی ہوتی تھی۔ اپنی حمد ”کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے، وہی خدا ہے“ میں اُنھوں نے جس طرح اللہ تعالیٰ کے وجود کو ثابت کیا اور کائنات کی تخلیق و نظام کے چلانے میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کو ثابت کیا ہے وہ لاجواب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کا ایک ایک پہلو، ایک ایک حوالہ اُنھوں نے جس طرح بیان کیا ہے وہ کوئی اور نہ کر سکا تھا اور نہ کر سکے گا۔ انھوں نے گویا سورۃ الرحمٰن کا خلاصہ اُس میں سمو دیا ہے۔

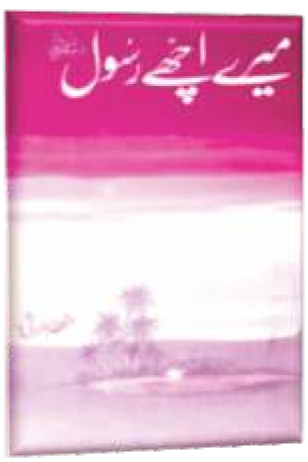

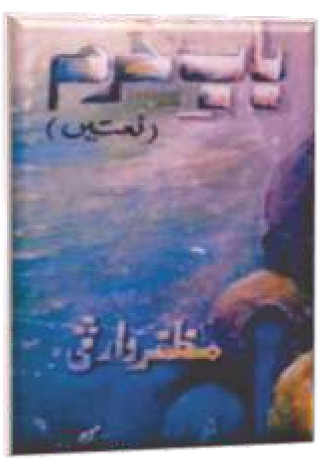

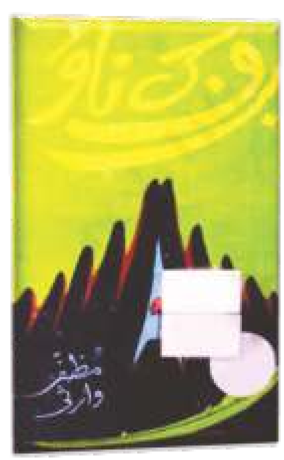

حمد

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے ---وُہی خُدا ہے
دِکھائی بھی جو نہ دے نظر بھی جو آرہا ہے---وُہی خُدا ہے
وُہی ہے مشرق ، وُہی ہے مغرب ،سفر کریں سب اُسی کی جانب
ہر آئینے میں جو عکس اپنا دِکھا رہا ہے--- وُہی خُدا ہے

تلاش اُس کو نہ کر بُتوں میں وہ ہے بدلتی ہوئی رُتوں میں
جو دِن کو رات اور رات کودِن بنا رہا ہے ---وُہی خُدا ہے

کِسی کو سوچوں نے کب سراہا وُہی ہُوا جو خُدا نے چاہا
جو اِختیارِ بشر پہ پہرے بِٹھا رہا ہے ---وُہی خُدا ہے

نظر بھی رکھے سماعتیں بھی وُہ جان لیتا ہے نیّتیں بھی
جو خانۂ لاشعور میں جگمگا رہا ہے ---وُہی خُدا ہے

کسی کو تاجِ وقار بخشے کسی کو ذِلّت کے غار بخشے
جو سب کے ماتھوں پہ مُہرِقدرت لگا رہا ہے ---وُہی خُدا ہے

سَفید اُس کا،سیاہ اُس کا، نَفَس نَفَس ہے گواہ اُس کا
جو شعلۂ جاں جلا رہا ہے بجھا رہا ہے ---وُہی خُدا ہے

خاص الفاظ مع درست تلفظ و معانی

نِظامِ ہَستی	کائنات کا نظام
رُت	حالت، کیفیت
سراہا	تعریف کی
اِختیارِ بَشَر	انسان کا اختیار
سَماعَت	سُننے کی حس، قوّتِ سامعہ
خانۂ لاشُعُور	ذہن کا وہ حصہ جس میں موجود جبلتوں، محرکات اور تصورات تک شعوری طور پر رسائی ممکن نہیں
تاجِ وَقار	عزت کا تاج
شُعلۂ جاں	مُراد زندگی

سرگرمی

کیو آر کوڈ میں مظفر وارثی کا حمدیہ اور نعتیہ کلام دیا گیا ہے۔ اسے فہم کے ساتھ پڑھ کر شاعر کے اندازِ بیاں پر تبصرہ تحریر کریں۔ نیز موازناتی نوٹ تحریر کریں کہ دونوں نظموں میں کس صنف کو شاعر نے زیادہ مہارت سے برتا ہے؟

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کو مظفر وارثی کے کلام کو فہم کے ساتھ پڑھنے اور ان کے اندازِ بیاں پر تبصرہ کرنے پر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

مشق

سوال ۱۔ فہم کے ساتھ نظم پڑھ کر سوالات کے جواب دیں۔

۱ شاعر اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کو کیسے بیان کرتا ہے؟

۲ متذکرہ حمد میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

۳ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو بیان کرنے کے لیے آپ کون سی مثال دیں گے؟

۴ "نظر بھی رکھے سماعتیں بھی، وہ جان لیتا ہے نیّتیں بھی" اس مصرع سے آپ کے ذہن میں کون سی قرآنی آیت آتی ہے؟

۵ اختیارِ بشر پہ پہرے بٹھانے سے کیا مراد ہے؟

سوال ۲۔ درج ذیل اشعار کی تشریح، شاعر کا پسِ منظر اور اندازِ تحریر بیان کرتے ہوئے کریں۔

کِسی کو سوچوں نے کب سراہا وُہی ہوا جو خُدا نے چاہا
جو اِختیارِ بشر پہ پہرے بِٹھا رہا ہے ۔۔۔۔۔وُہی خُدا ہے
نظر بھی رکھے سماعتیں بھی وُہ جان لیتا ہے نیّتیں بھی
جو خانۂ لاشعور میں جگمگا رہا ہے ۔۔۔۔۔وُہی خُدا ہے

سوال ۳۔ نظم "حمد" کا خلاصہ لکھیں۔

زبان شناسی

تراکیبِ لفظی

عربی اور فارسی ادب میں دو مفرد الفاظ کو زیر یا ہمزہ کے ذریعے ایک مرکب لفظ بنا دیا جاتا ہے جس سے ایک نیا استعارہ، ترکیب نئے معانی لیے وجود میں آتی ہے۔ دو لفظی فارسی ترکیب کے لفظوں کی ترتیب بدل دیں۔ دوسرے لفظ کو پہلے لے آئیں اور پہلے کو آخر میں۔ ان کے درمیان کا (یا مؤنث کے لیے کی) لگا دیں۔ جیسے:

دُعائے خیر ⟷ خیر کی دُعا ⟷ شبِ غم ⟷ غم کی شب (رات)

سوال ۴۔ درج ذیل الفاظ میں سے تراکیب الگ کریں اور جملے بنائیں۔

شجرِ ریاض	ثمر نہال	بالخصوص	گرجتے بادل
ربّ کی عطا	دستِ دعا	دعائے خیر	

سرگرمیاں

مختلف سمعی ذرائع سے مظفر وارثی کا حمد یہ کلام سُن کر اُن کے لحن، لَے اور ادائی سے لطف اندوز ہوتے ہوئے کلام میں مستعمل الفاظ کے اصطلاحی، مجازی یا کنایاتی معانی، کلام کی مناسبت سے سمجھیں اور جماعت کے کمرے میں اُس پر گفت گو کریں۔

- انٹرنیٹ سے اپنی پسندیدہ حمد سُنیں اور جماعت میں اسی آہنگ سے دُہرائیں۔

سرگرمی

کیو آر کوڈ میں دی گئی حمد کے کوئی سے دو اشعار منتخب کر کے حوالوں کے ساتھ تشریح کریں اور مکمل حمد کا خلاصہ تحریر کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو مظفر وارثی کا اندازِ تحریر اور پسِ منظر سمجھاتے ہوئے اشعار کی تشریح کروائیں۔
- اشعار کی حوالہ جات کے ساتھ تشریح کا طریقہ سکھائیں اور جماعت کے کمرے میں ایک ایک شعر کی تشریح مختلف طلبہ سے زبانی کروائیں۔

سوال ۵۔ ہر جزو کے سامنے دیے گئے درست دائرہ کو پُر کریں۔

۱۔ حمد لفظ ہے:
- ○ عربی زبان کا
- ○ فارسی زبان کا
- ○ عبرانی زبان کا
- ○ اُردو زبان کا

۲۔ حمد بنیادی طور پر وہ صنف ہے جس میں:
- ○ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر ہو
- ○ حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی ستائش ہو
- ○ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُم کی ستائش و تعریف ہو
- ○ امہات المومنین سے عقیدت ہو

۳۔ لفظ "مناجات" مشتق ہے:
- ○ عربی زبان کے لفظ "نجویٰ" سے
- ○ روم کے لفظ "نجم" سے
- ○ ہندی کے لفظ "جات" سے
- ○ اُردو کے لفظ "منا" سے

۴۔ ذیل میں "ترکیبِ لفظی" کی درست مثال ہے:
- ○ غیر ضروری
- ○ اہم ترین
- ○ تہذیب و تمدّن
- ○ نوائے دَرد

۵۔ ترکیبِ لفظی کے درست ہونے کا پتا کیسے چلتا ہے؟
- ○ دونوں الفاظ کے ہم معنی ہونے سے
- ○ دونوں الفاظ کی ترتیب بدلنے اور "کا" کے اضافے سے
- ○ پُر اثر معنی اخذ کرنے سے
- ○ دونوں الفاظ میں موسیقیت سے

۶۔ شعر لکھا جاتا ہے:
- ○ مقررہ وزن میں
- ○ لامحدود اوزان میں
- ○ مختلف اوزان میں
- ○ تین مقرر شدہ اوزان میں

۷۔ "مصرع" کہتے ہیں:
- ○ شعر کے ایک جملے کو
- ○ شعر کے دونوں جملوں کو
- ○ نثر کے ایک جملے کو
- ○ نثری عبارت کو

الفاظ متضاد

ایسے الفاظ جو (اسما اور افعال دونوں ہو سکتے ہیں) معنی کے لحاظ سے ایک دوسرے کی ضِد، مقابل یا اُلٹ ہوں، متضاد الفاظ کہلاتے ہیں۔ اُردو میں بے شمار متضاد الفاظ موجود ہیں۔ بقدرِ ضرورت متضاد الفاظ جوڑی کی صورت میں جملے میں ایک ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ دن رات کا مخصوص ترتیب سے آنا اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر ہے۔

۲۔ انسان کو اپنے ظاہر و باطن کو ایک سا رکھنا چاہیے۔

سرگرمی

شاملِ نصاب "حمد" سے کم از کم پانچ تراکیبِ لفظی کی شناخت کریں اور انھیں استعمال کرتے ہوئے جملہ سازی کریں۔

مصرع

شعر کی سطر مصرع کہلاتی ہے، ایک شعر میں دو مصرعے ہوتے ہیں۔

متضاد الفاظ کی عبارت میں پہچان اور استعمال
چھٹی، ساتویں جماعت

متضاد الفاظ کا عبارت میں استعمال
آٹھویں جماعت

متضاد الفاظ کی جوڑیوں کی شناخت اور تحریر میں استعمال
نویں، دسویں جماعت

متضاد الفاظ کی جوڑیوں کی شناخت اور تحریر میں استعمال
گیارھویں، بارھویں جماعت

ہدایات برائے اساتذہ کرام

تمام طلبہ سے فرداً فرداً ایک ایک ترکیب اور اس سے زبانی جملہ سازی کروائیں۔ (تراکیب روزمرہ زندگی سے لینا بہتر ہو گا۔)

سوال ٦۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں اور ہر جوڑی سے ایک جملہ تحریر کریں۔

مشرق	دِن	ازَل
شعور	سفید	جِلانا

مناجات

مناجات عربی لفظ نجوی سے مشتق ہے جس کی معنی سر گوشی کے ہیں۔ مناجات کا مفہوم سر گوشی میں اللہ سے دعا کرنا، اپنے دل کا حال بیان کرنا، اپنی ضرورت کے پورا ہونے کی آرزو کرنا اور اپنے لیے نجات اور دنیاو آخرت کی کامیابی کا چاہنا ہے۔ شاعری میں مناجات کا مفہوم "دعائیہ نظم" ہے۔

سوال ۷۔ حمدیہ نظم اور مناجات کا فرق کسی مثال سے واضح کریں۔

شعر:

بہترین الفاظ کے بہترین استعمال کو شعر کہا جاتا ہے۔ مقررہ وزن اور بحر میں لکھی ہوئی تحریر شعر کہلاتی ہے۔ شعر کی جمع کو اشعار کہتے ہیں۔

یوں تو ممکن ہی نہیں میرے گناہوں کا شمار
پھر بھی ہے امیدِ رحمت اے مرے پروردگار
چاند اور سورج میں تیرے نور کی ہے روشنی
تیری قدرت پر ہیں شاہد یہ ستارے بے شمار
کیا لکھوں تعریف تیری مجھ میں یہ طاقت نہیں
تیرے الطاف و کرم ہیں مجھ پہ بیروں از شمار

سرگرمی

کیو آر کوڈ میں دی گئی حمد پڑھیں اور ایسے تمام الفاظ علاحدہ کریں جو متضاد الفاظ کی جوڑیوں کی صورت میں ہوں یا ان کے متضاد الفاظ لکھے جاسکتے ہوں۔ ایسے تمام الفاظ کی جوڑیوں کو استعمال کرتے ہوئے پانچ کثیر الانتخابی سوالات بنائیں۔

سرگرمی

کیو آر کوڈ میں دیے گئے کلام کو پڑھیں اور حمدیہ کلام اور مناجات کی شناخت کریں۔

دی گئی نظم کو پڑھیں اور اس میں سے شعر اور مصرع کی شناخت کریں۔

عملی منصوبہ

مختلف ادوار کے شعرائے کرام کے حمدیہ کلام اور مناجات مستند ڈیجیٹل لائبریری سے جمع کریں۔ مؤثر تفہیم کے لیے تشریح کریں۔ اپنا انتخاب جماعت کے کمرے میں ساتھیوں کو پڑھنے اور موازنہ کرنے کے لیے دیں کہ وہ مختلف شعرا کے اندازِ بیاں سے واقف ہو سکیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کو موضوع کے لحاظ سے نظموں میں فرق کی وضاحت کریں اور کیو آر کوڈ میں دی گئی نظموں سے پہچان کروائیں۔

۲ نظم

نعت

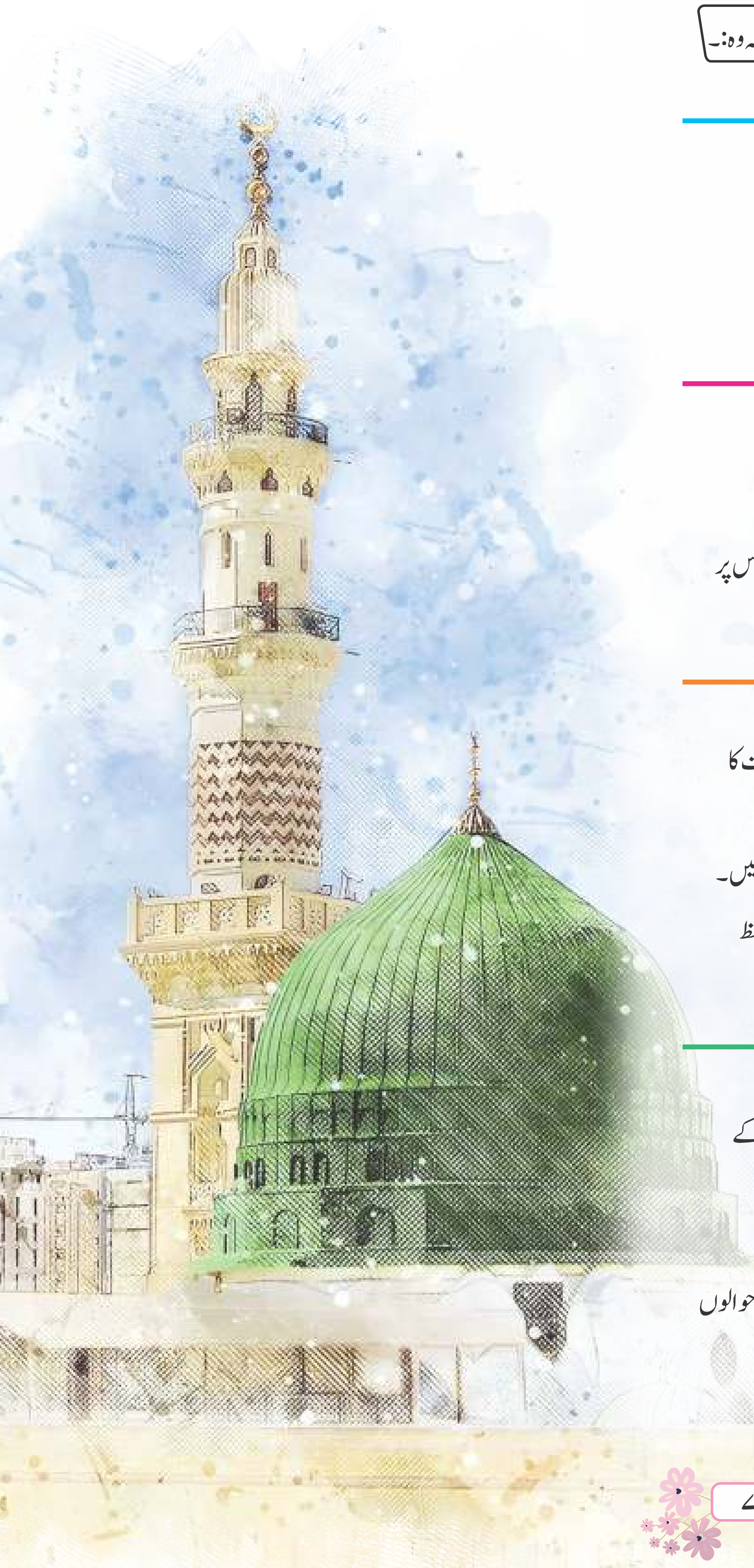

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:-

زبانِ شناسی

- نظم بہ لحاظِ موضوع (نعت، قصیدہ، منقبت، مرثیہ) میں امتیاز کر سکیں۔
- تلمیح کی شناخت کر سکیں۔
- نظم کے اجزا (قافیہ، ردیف) کی شناخت کر سکیں۔

پڑھنا

- شاعر کی تکنیک، مقصد اور اسلوب پر مبنی سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- مختلف منظوم اصنافِ ادب پڑھ کر شعرا کے طرزِ تحریر سے آگاہ ہو سکیں۔
- کسی بھی نظم کو پڑھ کر اس کے اشعار کی حوالوں کے ساتھ تشریح کر سکیں اور اس پر اپنی رائے دے سکیں۔

بات چیت

- مختلف سمعی ذرائع سے نظم اور تقریر سُن کر عمدہ سامع کے طور پر تیز رفتار سماعت کا مظاہرہ کر سکیں۔
- بات، کلام درمیان سے سن کر اپنے حافظے سے تسلسل کے ساتھ اہم نکات بتا سکیں۔
- عمدہ سامع کے طور پر الفاظ، جملوں، مصرعوں، شعروں، نظموں وغیرہ کے تلفظ آہنگ، لحن، لَے اور اَدائی سے شعوری طور پر لطف اٹھا سکیں۔

لکھنا

- نظم کے اشعار کے حوالوں (شاعری کے پس منظر، اندازِ بیاں، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کر سکیں۔
- کسی بھی نظم کو پڑھ کر اس کے اہم نکات کا خلاصہ لکھ سکیں۔
- مختلف سامعین اور مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی بھی موضوع پر اشعار اور حوالوں کے ساتھ کم از کم ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل تقریر لکھ سکیں۔

نعت

نعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی تعریف و توصیف کے ہیں۔ نعت وہ منظوم کلام ہے جس میں خاتم النبیین حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف و توصیف اور آپ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت بیان کی جاتی ہے۔ نعت کے لیے کوئی ہیئت مخصوص نہیں ہے۔

مولانا ظفر علی خان

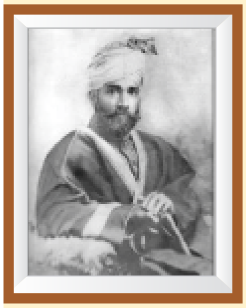

پیدائش ۱۹ جنوری ۱۸۷۳ء (ضلع وزیر آباد)

وفات ۲۷ نومبر ۱۹۵۶ء (ضلع وزیر آباد)

پیشہ صحافی، سیاست دان، مصنف

تصانیف معرکہ مذہب و سائنس، غلبہ روم، سیرِ ظلمت، جنگ روس و جاپان۔۔۔

ظفر علی خان کی شخصیت کے کئی پہلو ہیں۔ وہ شاعر بھی تھے، مدیر بھی اور آزادی کی جدوجہد میں حصہ لینے والے ایک سرگرم سیاسی کارکن بھی۔ ابتدائی تعلیم کرم آباد میں ہی حاصل کی اور اس کے بعد اینگلو محمڈن کالج علی گڑھ میں زیرِ تعلیم رہے۔ مولانا ظفر علی خاں اس وقت کے مشہور روزنامہ "زمیندار" کے مدیر رہے، اس اخبار نے اپنے وقت میں سیاسی، سماجی اور تہذیبی مسائل و معاملات کی عکاسی اور سماج کے ایک بڑے طبقے میں ان مسائل کے حوالے سے رائے سازی میں اہم کردار ادا کیا۔

صحافت کی شان دار قابلیت کے ساتھ ساتھ مولانا ظفر علی خان شاعری کے بے مثال تحفہ سے بھی مالا مال تھے۔ ان کی نظمیں مذہبی اور سیاسی نکتہ نظر سے بہترین کاوشیں کہلاتی ہیں۔ وہ اسلام کے سچے شیدائی، محب رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور اپنی نعت گوئی کے لیے مشہور و معروف ہیں۔ مذہبی موضوعات میں خاص طور پر نعتیہ شاعری میں ان کے جوہر جس خلوص، شدت اور محبت سے کھلے ہیں وہ انھیں دوسرے شعرا سے ممتاز کرتے ہیں۔ ان کی نعتیہ شاعری کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان کی نعتیہ شاعری کا مرکزی نقطہ جذبہ عشق رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے مگر جو خصوصیت ان کی نعتیہ شاعری کو معاصر نعت نگاروں سے منفرد ٹھہراتی ہے وہ ان کا قومی و سیاسی شعور ہے۔ مولانا ظفر علی خان کی نعتیہ شاعری کی ایک خصوصیت تعلیمات نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بیان ہے۔ انھوں نے پژمردہ اور مغلوب مسلمانوں کے اندر ایمان کی حرارت اور سعی و عمل کا صور پھونکنے کے لیے اپنی نعت گوئی سے ایک تحریک کا کام لیا۔ لیکن انھوں نے مُرَوَّجَہ نعتیہ اسلوب سے دامن بچاتے ہوئے اپنا الگ انداز اپنایا ہے، ان کے ہاں جذبے کی شدت اور عصری شعور ایک خاص امتزاج کے ساتھ نمایاں ہوتے ہیں، کہیں کہیں تغزُّل کے محاسن بھی سامنے آتے ہیں اور بعض اشعار خالصتاً غزلیہ انداز، سادگی اور برجستگی لیے ہوئے ہیں۔ مولانا ظفر علی خان کی شاعرانہ کاوشیں "بہارستان، نگارستان اور چمنستان" میں چھپ چکی ہیں۔

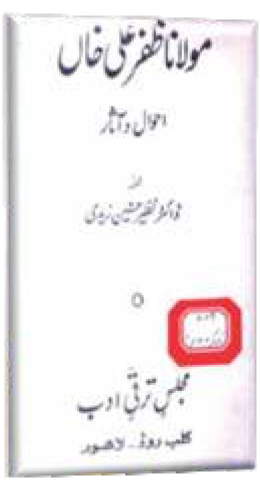

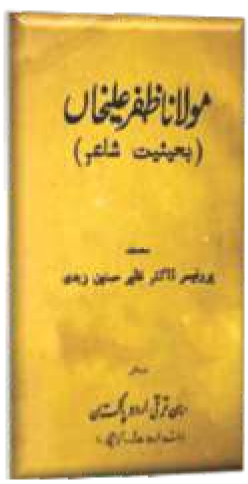

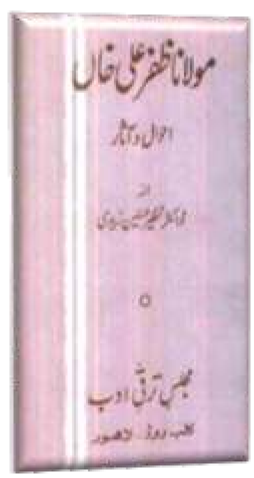

نعت

دِل جس سے زندہ ہے وُہ تمنّا تمھی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دُنیا تمھی تو ہو

مجھ پُر خطا کی لاج تمھارے ہی ہاتھ ہے
مجھ ننگِ دو جہاں کا وسیلہ تمھی تو ہو

پھوٹا جو سینۂ شبِ تارِ اَلَست سے
اُس نورِ اوّلیں کا اُجالا تمھی تو ہو

سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمھی تو ہو

جلتے ہیں جبرائیل کے پَر جِس مقام پر
اُس کی حقیقتوں کے شناسا تمھی تو ہو

دُنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمھی تو ہو

جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا
اے رہ نوردِ جادۂ اسریٰ تمھی تو ہو

خاص الفاظ مع درست تلفظ و معانی

پُر خطا	گنہگار
لاج	حیا، شرم، غیرت
ننگِ دو جہاں	دونوں جہان کی رسوائی
غایتِ اُولیٰ	اولین مقصد، بنیادی مقصد
شَناسا	جان پہچان والا، واقف کار
نَظیر	مثل، مانند
رَہ نَوَرد	راستا چلنے والا، تیز چلنے والا

تلمیح

لفظ "اَلَسْت" کا استعمال تلمیح کی عمدہ مثال ہے جس میں اُس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح کو ان کی اپنی جانوں پر گواہ بنا کر پوچھا کہ کیا میں تمھارا ربّ نہیں ہوں؟ تمام ارواح نے اس وقت اُس کا اقرار کیا کہ بے شک آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ قرآن مجید کی سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 172 میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔

سرگرمی

کیو آر کوڈ میں دیے گئے دو شعرا کے منظوم کلام کو پڑھ کر دونوں کی صنف شاعری بتائیں اور دونوں شعرا کے طرز تحریر کی دو دو نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

تلمیح کی وضاحت و تفہیم کے بعد تمام طلبہ سے فرداً فرداً ایک ایک مثال پوچھیں۔

مشق

سوالا۔ نظم کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔

1. "جلتے ہیں جبرائیل کے پَر جس مقام پر" اس مصرعے میں جس اہم اسلامی واقعہ کا ذکر ہے وہ مختصراً بیان کریں۔
2. سینۂ شبِ تارِ اَلَست کا کیا مفہوم ہے؟
3. رحمتِ دوجہاں کس ہستی کو کہا جاتا ہے؟
4. مجھ ننگِ دوجہاں کا وسیلہ تمھی تو ہو" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
5. ماسوا کی حد سے آگے گزرنے کا شرف کس کو اور کیوں حاصل ہے؟

سوال۲۔ شاملِ نصاب نعت کا خلاصہ لکھیں۔

سوال۳۔ درج ذیل اشعار کی حوالوں کے ساتھ تشریح کریں۔

چھوٹا جو سینۂ شبِ تارِ اَلَست سے
اُس نورِ اوّلیں کا اُجالا تمھی تو ہو

جلتے ہیں جبرائیل کے پَر جس مقام پر
اُس کی حقیقتوں کے شناسا تمھی تو ہو

سوال۴۔ "رحمۃ للعالمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ ذریعہ شفاعت ہیں" کے عنوان پر اشعار اور حوالوں کے ساتھ ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل تقریر لکھیں۔

زبان شناسی

منقبت

منقبت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی تعریف، توصیف، صفت و ثنا، خاندانی فضیلت و برتری، ہنر یا بڑائی کے ہیں، منقبت کی جمع "مناقب" ہے۔ اصطلاحِ شعر میں منقبت سے مراد ایسی نظم ہے جس میں صحابہ کرامؓ، اولیائے عظام اور بزرگانِ دین کے اوصاف بیان کیے جائیں۔ منقبت کے حوالے سے سوداؔ، میرؔ اور انشا اللہ خان انشا کے نام اہم سمجھے جاتے ہیں۔

مرثیہ:

شعری اصطلاح میں مرثیہ اس نظم کو کہتے ہیں جو کسی محبوب شخصیّت کی وفات پر کہی جائے اور اس میں اپنے غم اور مرنے والے کی خوبیوں کا پُرسوز انداز میں تذکرہ ہو۔ ظاہری ہیئت کے اعتبار سے مرثیے کی کوئی خاص شکل نہیں ہوتی۔ شعرا کبھی غزل کبھی مثلث، مسدّس، مخمّس، ترکیب بند کا سہارا لیتے ہیں۔ البتہ شہدائے کربلا کے مرثیوں کے لیے "مسدّس" رائج ہو گئی لیکن آج بھی

سرگرمیاں

مولانا ظفر علی خان کی نعتیہ شاعری اور ان کی شخصیت کے بارے میں پڑھیں اور درج ذیل سوالات کے زبانی جواب دیں۔

مولانا ظفر علی خان نے اپنی نعتیہ شاعری میں کس تکنیک کو متعارف کروایا جو ان کے ہم عصر شعرا میں نہ تھی؟

مولانا ظفر علی خان کے نعتیہ کلام کے کوئی سے تین مقاصد بیان کریں۔

- جماعت کو مناسب گروہوں میں تقسیم کریں۔ متذکرہ نعت کو فہم سے پڑھنے کے بعد گروہ کا ہر فرد ایک ایک شعر کی حوالے کے ساتھ تشریح کرے اور مختصراً اس شعر پر اپنی رائے دے۔

گھر کا کام

اپنی پسندیدہ نعت کے دو اشعار کی حوالوں کے ساتھ تشریح کریں۔

سرگرمی

مختلف سمعی ذرائع سے اپنا من پسند نعتیہ کلام سنیں یا خاتم النبیین حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کی شانِ اقدس سے متعلق کوئی تقریر سماعت فرمائیں، دونوں اضاف کے معیار اور سماعت کی رفتار کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے بارے میں ہم جماعتوں سے گفت گو کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کو نعت کی تفہیم کروانے کے بعد اس میں موجود معلومات زبانی اخذ کروائیں۔

ہیئت کی پابندی لازم نہیں۔ شہدائے کربلا کی شان میں کہے گئے مرثیوں میں درج ذیل اجزائے ترکیبی کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔

چہرہ　سراپا　رخصت　آمد　رجز

جنگ　شہادت　بین　دُعا

قصیدہ:

قصیدہ اُس نظم کو کہتے ہیں جس میں کسی کی مدح یعنی تعریف کی جائے۔ لفظ قصیدہ، قصد سے نکلا اور اس کا سبب یہ ہے کہ شاعر ارادہ کر کے کسی کی مدح یا ہجو کرتا ہے۔ غزل کی طرح قصیدے کا پہلا شعر بھی ''مطلع'' کہلاتا ہے اور اس کے دونوں مصرعوں میں قافیہ وردیف ہوتا ہے بعض قصیدے بغیر ردیف کے ہوتے ہیں۔ باقی اشعار کے دوسرے مصرعوں میں قافیہ وردیف یا صرف قافیہ ہوتا ہے۔ قصیدے میں مقطع ہوتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ مقطع قصیدے کے آخری شعر میں ہی ہو۔

سوال ۵۔ کسی نعت اور قصیدہ کی ایک ایک مثال لکھیں۔

تلمیح

تلمیح کے لغوی معنی ہیں اِشارہ کرنا۔ شعری اصطلاح میں تلمیح سے مراد ہے کہ ایک لفظ یا مجموعہ الفاظ کے ذریعے کسی تاریخی، سیاسی، اخلاقی یا مذہبی واقعے کی طرف اشارہ کیا جائے۔ تلمیح کے استعمال سے شعر کے معنوں میں وُسعت اور حسن پیدا ہوتا ہے۔ مطالعہ شعر کے بعد پورا واقعہ قاری کے ذہن میں تازہ ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ شعر دیکھیے:

ابنِ مریم　ہوا　کرے　کوئی

میرے　دُکھ　کی　دوا　کرے　کوئی

اس شعر میں ''ابنِ مریم'' کی تلمیح استعمال کی گئی ہے۔ ابنِ مریم سے مراد حضرت مریم علیہ السلام کے بیٹے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ پاک نے یہ قوت عطا کی تھی کہ وہ مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے اور بیماروں کو اللہ کے حکم سے ٹھیک کر دیتے تھے۔ اب شاعر کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے اگر یہ قوت عطا کی تھی تو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا میں تو جب جانوں کہ کوئی میرے دکھ دور کرے۔

سوال ۶۔ دی گئی تلمیحات پہچان کر بتائیں کہ کون سی تلمیح کس واقعہ یا شخصیت کو ظاہر کرتی ہے۔ انٹرنیٹ کی مدد سے ان تلمیحات کے استعمال کے اشعار بھی لکھیں۔

کوہِ طور　آتشِ نمرود　چاہِ یوسف

قافیہ

قافیہ کے معنی ہیں ''پیچھے پیچھے آنے والا''۔ یہ وہ ہم صوت الفاظ ہیں جو مصرع کے آخر میں

سرگرمی

کیو آر کوڈ میں نعت، قصائد، مرثیے اور مناقب دیے گئے ہیں انھیں غور سے پڑھیں اور مضمون کی نوعیت سمجھتے ہوئے ان کی درست صفت کی نشان دہی کر کے جماعت کے کمرے میں بتائیں۔

تشبیہ کی پہچان اور استعمال
چھٹی جماعت

استعارہ کی پہچان اور استعمال
ساتویں جماعت

تلمیح کی پہچان اور استعمال
آٹھویں جماعت

تلمیح (علمِ بدیع)
نویں جماعت

متذکرہ نعت سے تلمیحات پہچان کر لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

ردیف سے پہلے آتے ہیں اور مصرع میں اپنے ہم صوت الفاظ کے ساتھ تبدیل ہوتے رہتے ہیں ۔ جیسے:

پریشاں ہو کے میری خاک آخر دل نہ بن جائے
جو مشکل اب ہے یا رب پھر وہی مشکل نہ بن جائے

درج بالا شعر کے دونوں مصرعوں میں "دل اور مشکل" ہم صوت ہیں جنھیں شعری اصطلاح میں قافیہ کہتے ہیں۔

ردیف

ردیف کے معنی گھڑ سوار کے پیچھے بیٹھنے والے کے ہیں۔ شعری اصطلاح میں ردیف سے مراد قافیہ کے بعد آنے والے وہ الفاظ ہیں جو بار بار آتے ہوں اور یکساں بھی ہوں۔

سوال ۷۔ ہر جزو کے سامنے دیے گئے درست دائرہ کو پُر کریں۔

۱ نعت کی ہیئت:
- ○ پابند ہوتی ہے ○ مخصوص نہیں ہوتی ہے
- ○ مخصوص ہوتی ہے ○ میں بندش ہوتی ہے

۲ صنفِ سخن "قصیدہ" کا لفظ ماخوذ ہے:
- ○ صداسے ○ صدسے ○ قصدسے ○ قصائدسے

۳ جن اصنافِ سخن کا پہلا شعر مطلع ہوتا ہے اُن کے نام ہیں:
- ○ غزل اور نظم ○ غزل اور مثنوی ○ غزل اور قصیدہ ○ غزل اور مرثیہ

۴ تلمیح کے لغوی معنی ہیں:
- ○ بات کرنا ○ اشارہ کرنا ○ بیان کرنا ○ تسلیم کرنا

۵ تلمیح کا استعمال کیا جاتا ہے:
- ○ شعر میں موضوع کو بیان کرنے کے لیے ○ شعر میں وزن پیدا کرنے کے لیے
- ○ شعر میں وسعت اور حسن پیدا کرنے کے لیے ○ بحر اور موضوع کو ترتیب دینے کے لیے

۶ ذیل میں تلمیح کی مثالوں کا درست جوڑا ہے:
- ○ چاہِ یوسف، ابنِ مریم ○ صورتِ خورشید، اردوئے معلیٰ
- ○ کوہِ موسیٰ، ابنِ انشا ○ ملکِ مصر، چاند اور ستارے

۷ قافیہ الفاظ کی مثالوں کا درست گروہ ہے:
- ○ دعا، وفا، جفا ○ آنا، رُکنا، آسمان
- ○ ہم، تم، تمھیں ○ زبان، پریشان، مفلس

۸ شعری اصطلاح میں ردیف سے مراد ہے:
- ○ ہم معنی الفاظ ○ ٹیپ کے الفاظ
- ○ قافیہ کے بعد آنے والے الفاظ ○ بدلنے والے الفاظ

کسی کتاب / انٹرنیٹ سے قافیہ اور ردیف کی امثال والے دو اشعار منتخب کر کے لکھیں۔

سرگرمیاں

معلم / معلمہ جماعت میں طلبہ کو مختلف نعتیہ نظموں سے چند اشعار منتخب کر کے سنائیں اور پھر باری باری اشعار کے موضوع اور اہم نکات پر سوال کریں۔

- کیو آر کوڈ میں دی گئی نظموں کو سنیں اور ان میں سے اپنی من پسند نظم منتخب کر کے سنائیں، نیز پسندیدگی کی وجہ بھی بیان کریں۔

عملی منصوبہ

اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں اور تاریخ اسلام کے ابتدائی ادوار یا موجودہ دور کے کوئی سے تین شعرا، ان کے کلام کی خصوصیات یا سیرت سے اپنی دلچسپی کے کسی موضوع پر دستاویزی فلم، پوڈ کاسٹ یا معلوماتی ویڈیو دیکھیں۔ ویڈیو میں زیر بحث پانچ اہم نکات نوٹ کریں اور جماعت کے کمرے میں بیان کریں۔ ان نکات کو پاور پوائنٹ پریزنٹیشن یا تحریری صورت میں جماعت کے کمرے میں پیش کریں۔ طلبہ اس کو سن کر اس میں مذکور اہم خیالات کا خلاصہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کو برقی میڈیا کی مدد سے یہ نعت سُنوائیں تاکہ وہ نعت کی لے اور آہنگ سے واقف ہو سکیں اور اسی انداز میں نعت کی بلند خوانی کروائیں۔

۳ سیرت نگاری

اُسوۂ حسنہ (حق گوئی)

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:۔

زبانِ شناسی

- جملوں میں اسم، فعل اور حرف کی نشان دہی کر سکیں اور تحریر میں اس کا استعمال کر سکیں۔
- الفاظ و معنی سے واقفیت اور ان کے انتخاب میں لغت اور تھیسارس کا استعمال کر سکیں۔
- درست تلفظ کی فہم کے لیے اِعراب کا استعمال کر سکیں۔

پڑھنا

- پڑھے گئے متن کے حصے کو دُہراتے ہوئے حوالوں اور دلائل کے ساتھ اظہارِ رائے کر سکیں۔
- عبارت کو اس کے اسلوب، مقصود اور بیان کو پیش نظر رکھتے ہوئے خاص مقاصد کے لیے پڑھ سکیں۔
- دو نثر پاروں کا موازنہ کر سکیں اور مصنف کا اندازِ بیان سمجھ کر اس پر تبصرہ کر سکیں۔

بات چیت

- مختلف سمعی ذرائع سے تقریر اور خطبہ سُن کر عمدہ سامع کے طور پر تیز رفتار سماعت کا مظاہرہ کر سکیں۔
- اخلاقی اور معاشرتی امور وغیرہ سے متعلق اپنی گفت گو میں موزوں الفاظ و تراکیب پر مشتمل روزمرہ اور بامحاورہ زبان استعمال کر سکیں۔
- اپنی گفت گو میں جذبے اور تاثر کے حوالے سے شدت اور لہجے کے زیر و بم کا لحاظ رکھ کر ڈرامائی کیفیات ادا کر سکیں۔
- کسی علمی موضوع پر اپنے مطالعے، تجربے اور مشاہدے کی روشنی میں سامعین کے سامنے درست تلفظ اور لب و لہجے کے ساتھ زبانی تقریر کر سکیں۔
- بات کو آغاز / درمیان سے سن کر نثر کے مرکزی خیال، نکتے یا تصور تک رسائی حاصل کر کے سیاق و سباق کو سمجھتے ہوئے موضوع بیان کر سکیں۔

لکھنا

- مضمون نویسی کے مختلف اندازِ تحریر (بیانیہ اور تفصیلی) کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مختلف موضوعات کو قلم بند کر سکیں۔
- کسی بھی نثر کو پڑھ کر خلاصہ تحریر کر سکیں۔

سیرت نگاری

سیرت کے لغوی معنی طریقہ، روش، سنت، عادت، خاصیت، نیکی، اخلاق اور سوانح عمری کے ہیں۔ اصطلاح میں مختلف انفرادی، سماجی، سیاسی اور عبادی عرصوں میں حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کا طریقہ، آپ کی عادات، برتاؤ، اخلاق، غزوات اور جنگ کو کہا جاتا ہے۔

سیّد سلیمان ندوی

نام	سیّد سلیمان ندوی
پیدائش	۲۲/ نومبر ۱۸۸۴ء
وفات	۲۲/ نومبر ۱۹۵۳ء
پیشہ	مؤرخ، سوانح نگار، مصنف
تصانیف	سیرت النبی، عرب وہند کے تعلقات، عرب جہاز راں، حیاتِ شبلی، رحمتِ عالم، نقوشِ سلیمان، حیاتِ امام مالک۔۔۔

علامہ سیّد سلیمان ندوی موضع دیسنہ ضلع پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ماجد کا نام ابو الحسن تھا۔ مولانا سیّد سلیمان ندوی نے ابتدائی تعلیم قصبہ پھلواری بھنگہ میں حاصل کی۔ اس کے بعد دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو میں تعلیم حاصل کی۔ اسی زمانے میں علامہ شبلی نعمانی نے مولانا ندوی صاحب کو اپنے حلقہ تلمذ میں شامل کر لیا۔ سیّد صاحب جب فارغ التحصیل ہوئے تو اسی ادارے سے وابستہ ہو گئے۔ سیّد سلیمان ندوی صاحب عربی زبان پر بھی بڑی قدرت رکھتے تھے۔ ۱۹۱۴ء میں جب علامہ شبلی نعمانی کا انتقال ہوا تو سیّد صاحب دکن کالج پونا میں لیکچرار تھے۔ علامہ صاحب نے ان کو وصیّت کی تھی کہ سب کام چھوڑ کر سیرت النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تکمیل اور اشاعت کا فرض ادا کریں۔ چناں چہ سیّد صاحب نے ملازمت ترک کر دی۔ انھوں نے ہر جانب سے منھ موڑ کر اپنے آپ کو اس مقصد کے لیے وقف کر دیا۔ بالآخر بڑی خوش اسلوبی سے انھوں نے اپنے استاد کی نامکمل کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اس کی وجہ سے علمی دنیا میں ان کا نام دُور دُور تک مشہور ہو گیا۔ سیرت کی چھے جلدوں میں ابتدائی دو جلدیں ان کے استاد شبلی نعمانی کی ہیں جب کہ بقیہ چار کتابیں انھوں نے خود مرتب کیں۔ علامہ شبلی نعمانی کی طرح علامہ سیّد سلیمان ندوی کو بھی تاریخ اور ادب سے خاص لگاؤ تھا۔ انھوں نے سیرت، سوانح، مذہب، زبان و ادب کے مسائل پر تحقیقی کام کیا۔ ان کی خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے ان کو "نشان سپاس" سے نوازا۔ ۲۳ نومبر ۱۹۵۳ء کو مولانا ندوی مجاہد اسلام، عالم، ادیب، شاعر علامہ شبلی نعمانی کے رفیق کار اور شاگرد مؤلف "سیرت النبی" نے دارِ فانی سے کوچ کیا اور مالک حقیقی سے جا ملے۔ مولانا کی آخری آرام گاہ اسلامیہ کالج کراچی کے عقب میں ایک احاطہ میں واقع ہے۔ ان کی تدفین کے وقت سفیر شام نے کہا کہ ہم سلیمان ندوی کو دفن نہیں کر رہے بل کہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام دفن کر رہے ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام: طلبہ کو سبق کی تدریس سے قبل علامہ سلیمان ندوی کا مختصر تعارف کروائیں۔

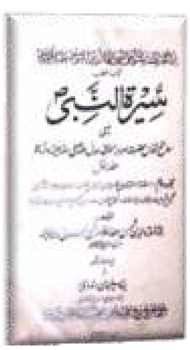

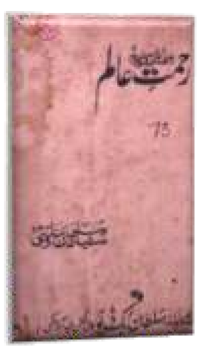

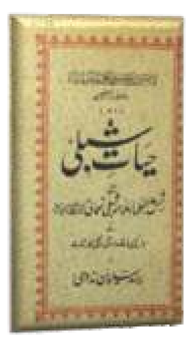

اُسوۂ حسنہ (حق گوئی)

یہ اخلاقی وصف بھی درحقیقت شجاعت ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ جس طرح میدانِ جنگ میں دونوں طرف کی مسلح فوجیں ایک دوسرے کے مقابلے میں ہاتھ پاؤں سے شجاعت اور پامردی کا اظہار کرتی ہیں، بعینہٖ اسی طرح جب حق و باطل کے درمیان باہم معرکہ آرائی ہوتی ہے تو دل اور زبان کی مشترکہ قوت سے حق کی حمایت میں جو آواز بلند کی جاتی ہے، اس کا نام حق گوئی ہے۔ حق گوئی کا اظہار اس وقت سب سے زیادہ قابلِ ستائش سمجھا جاتا ہے، جب مادی طاقت کے لحاظ سے حق کمزور اور باطل طاقت ور ہو اور اسلام نے اسی قابلِ ستائش حق گوئی کی تعلیم دی ہے اور خود رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو حکم دیا ہے:

فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ وَ اَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝٩٤ اِنَّا كَفَيۡنٰكَ الۡمُسۡتَهۡزِءِيۡنَ ۝٩٥

(سورۃ الحجر، آیت: 94-95)

ترجمہ: "پس تم کو جو حکم دیا گیا ہے، اس کو کھول کر سنا دو اور مشرکین کی مطلق پروانہ کرو، ہم تم کو تمھاری ہنسی اڑانے والوں کے مقابلہ میں جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبود قرار دیتے ہیں، کافی ہیں۔"

یعنی اب مخفی طور پر دعوتِ توحید کا زمانہ گزر گیا اور اعلانیہ اس کی دعوت دینے کا وقت آ گیا ہے، اس لیے کھلم کھلا اللہ کے اس حکم کو بیان کرو اور مشرکین اس کی ہنسی اڑائیں تو ان کے تمسخر و اِستہزا کی مطلق پروانہ کرو، بلکہ ان کی قوت و طاقت کی بھی پروانہ کرو، سب کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ بس ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ انسان کو جو چیز حق گوئی سے باز رکھتی ہے وہ خوف ہے، جس کی مختلف قسمیں ہیں، ایک خوف تو لعنت ملامت کا ہے، جس کو اس آیت میں بے اثر کیا گیا ہے اور ایک دوسری آیت میں اس کو مسلمانوں کا ایک معیاری اخلاقی وصف قرار دیا گیا ہے:

وَلَا يَخَافُوۡنَ لَوۡمَةَ لَآئِمٍ ؕ (سورۃ المائدہ، آیت: 54)

ترجمہ: "یہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔"

یعنی اہلِ ایمان حق کے اظہار میں لوگوں کے لعن و طعن کی پروا نہیں کرتے۔ لعنت ملامت کے ساتھ جان و مال اور بہت سی دوسری چیزوں کا خوف بھی انسان کو حق گوئی سے باز رکھتا ہے، لیکن اسلام نے حق گوئی کے مقابل میں ہر قسم کے خوف کو بے اثر کر دیا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک بار رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خطبہ دینے

سرگرمی

کیو آر کوڈ میں دی گئی عبارت کا بہ غور مطالعہ کریں۔ دورانِ مطالعہ مصنف کے اسلوبِ بیان اور مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے عبارت کے خاص مقاصد سمجھیں اور ریکارڈ کر کے معلم / معلمہ کو بھیجیں۔

خاص الفاظ مع درست تلفظ و معانی

پامَردی	طاقت، بہادری
حَق گوئی	سچ بولنا، انصاف کی بات کہنا
مَخفی	چھپا ہوا، پوشیدہ
تَمَسخُر	مذاق اڑانا
اِستِہزا	ہنسی، مذاق اڑانا
مَلامَت	بُرا بھلا کہنا

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کو کوئی مخصوص عبارت دی جائے جسے وہ جوڑیوں کی صورت میں اس کے مقصد اور بیان کو پیش نظر رکھتے ہوئے پڑھ سکیں۔ دورانِ پڑھائی ان کی جانچ کریں۔

دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: "کسی کو جب کوئی حق بات معلوم ہو تو اس کے کہنے سے چاہیے کہ انسانوں کا خوف مانع نہ ہو۔ ایک بار آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "کوئی شخص اپنے آپ کو حقیر نہ سمجھے۔"

صحابہ رَضِیَ اللّٰہ عَنْھُم نے کہا، یارسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہم میں کوئی شخص اپنے آپ کو حقیر کیونکر سمجھ سکتا ہے؟ فرمایا: "اس طرح کہ اس کو اللہ کے بارے میں ایک بات کے کہنے کی ضرورت ہو اور وہ نہ کہے، ایسے شخص سے اللہ قیامت کے دن کہے گا کہ تم کو میرے متعلق فلاں فلاں بات کے کہنے سے کس چیز نے روکا؟ وہ کہے گا کہ انسانوں کا خوف، ارشاد ہو گا کہ تم کو سب سے زیادہ میرا خوف کرنا چاہیے تھا۔ انسانوں کے مختلف گروہوں میں سب سے زیادہ ہیبت ناک شخصیت ظلم پیشہ بادشاہوں کی ہوتی ہے، اس لیے ان کے سامنے حق گوئی کو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سب سے بڑا جہاد قرار دیا اور فرمایا:

أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

ترجمہ: "بہترین جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات کا کہنا ہے۔" دوسری روایت میں "کلمہ حق" کا لفظ ہے۔

اسلام میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے جو مدارج قرار دیے گئے ہیں، ان میں دوسرا درجہ اسی حق گوئی کا ہے۔ چناں چہ ایک بار مروان نے عید کے دن منبر نکالا اور نماز سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا، اس پر ایک شخص نے کہا کہ مروان تم نے سنت کی مخالفت کی، آج تم نے منبر نکالا حال آں کہ آج منبر نہیں نکالا جاتا تھا، نماز سے پہلے خطبہ دیا حال آں کہ نماز سے پہلے خطبہ نہیں دیا جاتا تھا، اس پر حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا یہ ارشاد میں نے سنا ہے کہ "تم میں جو شخص برائی دیکھے اور اس کو ہاتھ سے مٹانے کی طاقت رکھتا ہو تو ہاتھ سے مٹادے ورنہ زبان سے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے، لیکن یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔"

صحابہ رَضِیَ اللّٰہ عَنْھُم میں حضرت ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہ عنہ کا مرتبہ حق گوئی میں بدرجہ کمال تھا، یہ وہی تھے جنھوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد کفار قریش کے بھرے مجمع میں حرم میں جا کر توحید کا نعرہ بلند کیا اور اس وقت تک خاموش نہ ہوئے جب تک مار کھاتے کھاتے بے دم نہ ہو گئے، لیکن اس پر بھی ان کا نشہ نہیں اترا اور دوسرے دن پھر جا کر اعلانِ حق کیا اور

ٹھہریئے اور بتایئے

لعنت ملامت کا خوف انسان کو حق گوئی سے کیوں دُور رکھتا ہے؟

خاص الفاظ مع درست تلفظ و معانی

مانِع	منع کرنے والا، روکنے والا
حَقِیر	ادنیٰ، معمولی
ہَیبَت ناک	ڈراؤنا، خوفناک
بے دم	جس میں زندگی کی کوئی قوت نہ بچی ہو

سرگرمی

معلم / معلمہ طلبہ کو جوڑوں میں تقسیم کرتے ہوئے سبق کا کوئی ایک اقتباس تفویض کریں۔ طلبہ اس اقتباس کا بہ غور مطالعہ کرنے کے بعد اسلامی حوالہ جات اور دلائل کے ساتھ اظہارِ خیال کریں۔
دونوں ساتھی باری باری یہ سرگرمی سرانجام دیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کو سیرت النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے متعلقہ دو نثر پارے دیں اور ان دونوں کو پڑھ کر وہ مصنف کے اندازِ بیاں کو سمجھ کر اس پر تبصرہ کر سکیں۔

وہی سزا پائی۔ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی مدح میں فرمایا کہ "آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے زیادہ حق گو کوئی نہیں"۔

چناں چہ حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے زمانہ میں وہ جب شام میں تھے تو وہاں کے مسلمانوں میں سرمایہ داری کی جو غیر اسلامی شان پیدا ہو رہی تھی اس پر انھوں نے بے مُحابا دارو گیر کی اور اس میں امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی پروا انھوں نے ذرا بھی نہیں کی۔

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک دفعہ ایک لمبا خطبہ دیا جس میں فرمایا: ہشیار رہنا کہ کسی کی ہیبت تم کو اس حق بات کے کہنے سے باز نہ رکھے جو تم کو معلوم ہے"۔ یہ سن کر حضرت ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روئے اور فرمایا کہ افسوس ہم نے ایسی باتیں دیکھیں اور ہیبت میں آ گئے۔

مشق

سوال ۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ حق گوئی سے کیا مراد ہے اور یہ کیسا وصف ہے؟

۲۔ قرآن مجید کی روشنی میں بتائیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو حق گوئی کا حکم کیسے دیا گیا؟

۳۔ آیت مبارکہ "وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ" کی وضاحت کریں۔

۴۔ حدیث مبارکہ کی روشنی میں واضح کریں کہ حق گوئی کے موانع کا سامنا کیسے کرنا چاہیے؟

۵۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں حق گوئی کے کردار کو واضح کریں۔

۶۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت میں حق گوئی کا وصف ثابت کریں۔

سوال ۲۔ سبق "اسوہ حسنہ (حق گوئی)" کا خلاصہ تحریر کریں۔

مضمون: وہ معلوماتی تحریر ہے جس کا تعلق زندگی کے حقائق اور مسائل سے ہو اور جس کو ادبی انداز میں لکھا جائے۔ مضمون کسی موضوع پر ایک ادبی تحریر کا نام ہے جو عموماً نثر میں ہو اور مختصر ہو۔ کسی بھی موضوع پر مدلّل، سنجیدہ اور ایسی معروضی تحریر، جس کا مقصد کسی حقیقت، خیال یا نقطہ نظر کو قاری تک پہنچانا ہوتا ہے۔ اُردو میں مضمون نگاری کا آغاز سب سے پہلے سر سیّد احمد خان نے کیا۔ ان کے مشہور رسالے "تہذیب الاخلاق" میں شائع ہونے والے مضامین اس صنف کا اولین نمونہ ہیں۔

مضمون نگاری کے رہنما اصول:

خیالات: مضمون لکھنے کے لیے محض الفاظ کافی نہیں بلکہ ذہن میں مختلف خیالات کا جمع ہونا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے معاون چیزیں، اخبارات اور رسائل کا مطالعہ، سیر و سیاحت، مختلف مجالس میں شمولیت وغیرہ ہیں جس سے مطالعے میں وسعت آتی ہے۔

خاص الفاظ مع درست تلفظ و معانی

مَدح	تعریف، ثنا
بے مُحابا	بے خوف، بے دھڑک
دارو گیر	گرفت، باز پرس

سرگرمی

طلبہ کو کمپیوٹر یا ریکارڈنگ کے ذریعے کوئی خطبہ، سیرت النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حوالے سے کوئی تقریر سنوائیں اور اس پر ہر پہلو سے اپنی رائے کا اظہار کرنے پر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ دورانِ گفت گو اس بات پر خصوصی توجہ دیں کہ موقع اور موضوع کی مناسبت سے طلبہ الفاظ و محاورات کا استعمال کر سکیں۔ گفت گو کے دوران میں ان کے جذبات، لہجہ اور حرکات و سکنات کا موزوں استعمال ہو۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کی روز مرہ گفت گو میں موزوں الفاظ و تراکیب اور با محاورہ زبان استعمال کرنے پر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ دورانِ گفت گو غور کریں کہ طلبہ کسی بھی موضوع کے حوالے سے احساس اور جذبے کے ساتھ گفت گو کر سکیں۔

ترتیب: مضمون لکھتے وقت اپنے تمام خیالات کو جمع کرنا اور اُنھیں ترتیب اور ربط و تسلسل سے لکھنا بہت ضروری ہے۔ بے ربط خیالات کو کاغذ پر اتارنا محض لفظوں کا ڈھیر لگاتا ہے۔

ذخیرہ الفاظ اور طرزِ بیان: اپنے خیال کو موئثر انداز میں پیش کرنے کے لیے موزوں اور عمدہ الفاظ کا استعمال ضروری ہے۔ طرز بیان جتنا موزوں اور عمدہ ہو گا تحریر اتنی ہی پُر تاثیر ہو گی اس لیے مناسب الفاظ کا استعمال مضمون نگاری کا اہم اصول ہے۔ اس کے علاوہ مضمون کو ہمیشہ پیراگراف کی صورت میں لکھنا چاہیے اور کسی بات کو بار بار دُہرانے سے اجتناب برتنا چاہیے۔

سوال ۳۔ بیانیہ و تفصیلی اندازِ تحریر اپناتے ہوئے سیرت النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر مضمون قلم بند کریں۔

زبان شناسی

تھیسارس

اردو زبان میں ایک لفظ کے معنی ایک سے زیادہ الفاظ سے ادا ہو سکتے ہیں۔ مثلاً لفظ "طاقت" کے متبادل الفاظ قوت، زور اور بل ہیں۔ وہ الفاظ جو ایک دوسرے کا بدل ہوں یا اپنے معنی میں یکساں یا ایک دوسرے سے قریب ہوں، مترادفات کہلاتے ہیں۔ قوت، زور، اور بل لفظ "طاقت" کے مترادفات ہیں۔ اسی طرح ایک لفظ کے ایک سے زیادہ معنی بھی ہو سکتے ہیں جیسے: لفظ طاقت" کے ایک معنی قوت اور دوسرے معانی محال، قدرت اور تاب کے بھی ہیں۔ لفظ طاقت ان دونوں معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ تھیسارس وہ ذخیرہ ہے جس میں الفاظ کے مختلف مترادفات اپنے معنی کے مطابق ترتیب دیے گئے ہوں۔ تھیسارس کو ہم اردو میں مجموعہ مترادفات کہ سکتے ہیں۔

سوال ۴۔ ذیل میں دیے گئے الفاظ کے تین تین مترادفات لکھیں۔

وصف		تمسخر		مانع		مسلح		
مدح		داروگیر		شجاعت				

سوال ۵۔ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں اور لغت کی مدد سے معانی تلاش کر کے لکھیں۔

استہزا		مسلخ		منبر	
لعنت		حمایت		مطلق	

لفظ کی اقسام

لفظ کی دو اقسام ہیں ۔ ۱۔ کلمہ ۲۔ مہمل

۱ **کلمہ:** وہ لفظ جس کا مطلب سمجھ میں آجائے یعنی با معنی لفظ ہو "کلمہ" کہلاتا ہے جیسے: پانی، روٹی، کھانا اور جھوٹ وغیرہ۔ یہ ایسے الفاظ ہیں جن کا کوئی نہ کوئی مطلب ضرور ہے لہٰذا یہ سب کلمہ ہیں۔

سرگرمی

"اچھے اُستاد، ایک چراغ" کے موضوع پر اپنے علم اور مشاہدے کی روشنی میں زبانی مدلّل تقریر درست تلفظ اور لب و لہجے کے ساتھ کریں۔

الفاظ کے انتخاب میں لغت، تھیسارس کا استعمال اعراب کا استعمال

الفاظ کے انتخاب میں لغت، تھیسارس کا استعمال

چھٹی جماعت

الفاظ و معنی سے واقفیت اور انتخاب میں لغت، تھیسارس کا استعمال

ساتویں، آٹھویں جماعت

درست تلفظ کی فہم کے لیے اعراب کا استعمال

نویں جماعت

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کو مضمون نویسی سکھانے کے لیے تختہ تحریر پر مضمون لکھنے کے اہم اصول اور اس کا خاکہ بنوایا جائے، اس کے مطابق ان سے مضمون لکھنے کی مشق کروائیں۔

کلمہ کی اقسام:

کلمہ کی تین اقسام ہیں: ۱۔ اسم ۲۔ فعل ۳۔ حرف

۱ **اِسم:** وہ کلمہ جو کسی شخص، چیز یا جگہ کا نام ہو "اسم" کہلاتا ہے جیسے: علی، ایمن، سورج، لاہور، جہاز، جماعت، کتاب، بستہ، وغیرہ۔

۲ **فعل:** وہ کلمہ جو کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر کرے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے "فعل" کہلاتا ہے جیسے: لکھے گا، چلتا ہے، چھا گیا، پہنچ گیا، گیا تھا وغیرہ۔

۳ **حرف:** وہ کلمہ یا لفظ جو اِسم (نام) ہو اور نہ فعل (کام) بل کہ اسما اور افعال کو آپس میں ملائے "حرف" کہلاتا ہے۔ مثلاً: کا، کے، کی، کو، پر، تک، میں، سے، نے وغیرہ۔

سوال ۶۔ سبق "اسوۂ حسنہ" سے اسم، فعل اور حروف کی مثالیں تلاش کر کے لکھیں۔

سوال ۷۔ ہر جزو کے سامنے دیے گئے درست دائرہ کو پُر کریں۔

۱ "اسم، فعل، حرف" اقسام ہیں:

○ جملے کی ○ کلمہ کی ○ لفظ کی ○ قواعد کی

۲ اُردو قواعد کے لحاظ سے کلمہ کی کل اقسام ہیں:

○ تین ○ چار ○ دو ○ چھے

۳ "فعل" وہ کلمہ ہے جس میں پہچان ہوتی ہے:

○ کسی کام کے رک جانے کی ○ کسی کام کے کرنے یا ہونے کی
○ کسی کام کے اختتام پذیر ہونے کی ○ کسی کام کے آغاز کی

۴ "اسم" کی مثالوں کا درست گروہ ہے:

○ چلنا، آنا، رکنا ○ کاپی، پنسل، لکھنا
○ جہاز، سورج، کتاب ○ کی، کا، کے

۵ وہ کلمہ جو اسم اور فعل کو ملائے، کہلاتا ہے:

○ لفظ ○ مہمل ○ حرف ○ رابطہ

۶ "حروف" کا درست گروہ ہے:

○ لیکن، اگر، کاش ○ تک، میں، سے
○ اِس، اُن، ہم ○ جب، تب، مگر

عملی منصوبہ

اظہارِ حق کے دوران میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہ کرنے کا درس ہمیں سیرت النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے ملتا ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اس صفت کو مضمون نویسی کے کم از کم دو مختلف اندازِ تحریر (بیانیہ، مدلّل، بحثی یا تفصیلی) کے مطابق تحریر کریں۔ اساتذۂ کرام طلبہ کے مضامین کو پڑھیں اور ان کو دو کی جوڑیوں میں تقسیم کریں۔ جوڑی کا ہر طالب علم اپنی اس تحریر کو جماعت کے کمرے میں تاثرات اور جذبات کا خیال رکھتے ہوئے پیش کرے اور دوسرا طالب علم اس کو بہ غور سن کر ساتھ ساتھ اس تحریر کردہ مضمون پر اپنا تبصرہ پیش کرے جس میں ان مضامین کے انداز تحریر میں فرق، مرکزی خیال ، اہم نکات یا موضوعات کو بیان کرے۔